ایک منفرد دعوتی تجربہ

شفیق الاسلام فاروقی

راقم کو تقریباً نصف صدی تک' ایک خاص دائرے میں دعوتی کام کرنے کا موقع ملا۔ اس ضمن میں جو ذاتی تجربات پیش آئے' وہ ایک دل چسپ اور اپنی نوعیت میں منفرد داستان ہے جس کا آغاز ۱۹۵۵ء میں منڈی بہاؤالدین میں ہوا۔ تب راقم وہاں روزنامہ تسنیم کا اعزازی نمایندہ بھی تھا' مصباح الاسلام فاروقی اس کے مدیر تھے۔ اختصار کے ساتھ اس کی ایک جھلک پیش خدمت ہے۔

بنیادی طور پر یہ دعوتی کام چار دائروں پر محیط ہے: ○ مغرب میں اشاعت اسلام ○ امریکی جیلوں میں دعوتی کام ○ بیرون ملک رسائل و جرائد سے مراسلت ○ انفرادی رابطہ اور کارکن سازی۔

مغرب میں اشاعت اسلام

مجھے ابتدا ہی سے اسلام' عالمِ اسلام اور بین الاقوامی امور سے دل چسپی رہی ہے۔ اپنے ذوق مطالعہ کی تسکین کے لیے ایک موقع پر ایک رسالے کی ورق گردانی کے دوران' جنوبی کوریا میں ترک بریگیڈ کے مسلمان فوجی دستے کے امام زبیر قوج کی طرف سے ایک اپیل نظر سے گزری کہ جنوبی کوریا میں اسلام کی تبلیغ کے لیے اسلامی لٹریچر ارسال کیا جائے۔ میں نے اس اپیل کو اپنے دل کی آواز سمجھتے ہوئے Towards Understanding Islam (دینیات کا انگریزی ترجمہ) کے چھے نسخے ارسال کر دیے جو انھیں موصول ہو گئے۔ دینیات کو موثر اور مفید پا کر انھوں نے لکھا کہ مزید چند نسخے ارسال کیے جائیں' چنانچہ میں نے مزید چھے نسخے بھجوا دیے۔ تین ماہ بعد ان کا خط

آیا کہ اس کتابچے کا کوریائی زبان میں ترجمہ کرلیا گیا ہے جس سے تبلیغ کا دائرہ بہت وسیع ہوگیا ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت بے پایاں ہے کہ شر میں خیر کا پہلو پنہاں ہوتا ہے۔ شمالی کوریا نے ۱۹۵۱ء میں جنوبی کوریا پر دونوں حصوں کو متحد کرنے کے لیے حملہ کیا۔ جنوبی کوریا پر امریکی فوج کی چند بٹالین قابض تھیں جو شمالی کوریا کا مقابلہ نہ کرسکتی تھیں، کیونکہ اُسے روس اور چین کی حمایت بھی حاصل تھی، چنانچہ شمالی کوریا کا حملہ ہونے پر امریکا نے اپنے اتحادیوں کو مدد کے لیے بلایا، جس پر ترکی نے بھی اپنا ایک بریگیڈ امریکی امداد کے لیے بھیج دیا۔ اس ترک بریگیڈ کے ذریعے ہی کوریا میں اشاعتِ اسلام کی راہ ہموار ہوئی، جب کہ ترک بریگیڈ کے امام کی طرف سے ہی اسلامی لٹریچر ارسال کرنے کی اپیل شائع کی گئی تھی۔

غالباً ۱۹۶۲ء میں ترک بریگیڈ کی واپسی سے قبل، اُس نے سیول میں کوریا اسلامک سوسائٹی کے نام سے اسلامی تنظیم کی بنیاد رکھ دی اور مجھے مطلع کر دیا کہ میں آیندہ اس تنظیم سے مراسلت جاری رکھوں۔ مگر اس تنظیم کی طرف سے میرے خطوط کا کوئی جواب نہیں ملا۔

اسلام نے اس سرزمین میں خاصی قبولیت حاصل کی۔ چند ہی سال بعد سیول کے ایک تعلیمی ادارے میانگ جی کالج میں مسلم طلبہ نے نہ صرف میانگ جی مسلم اسٹوڈنٹس یونین کے نام سے، اس کالج کے مسلم طلبہ کی ایک تنظیم کی بنیاد رکھ دی، بلکہ میانگ جی مسلم ہیرالڈ کے نام سے اپنا ایک خبرنامہ بھی شائع کرنا شروع کر دیا۔ ۱۹۶۷ء کے خبرنامے کے مطابق اس کالج میں مسلم طلبہ کی تعداد ایک سو سے زائد تھی۔ بعدازاں کوریا اسلامک سوسائٹی نے اپنا نام تبدیل کر کے کوریا مسلم فیڈریشن رکھ لیا اور حاجی صابری سونگ کلی سُوہ پہلے صدر مقرر ہوئے۔

اس وقت میرے سامنے کوریا مسلم فیڈریشن کی فائل ہے۔ ذیل میں، راقم کے نام فیڈریشن کے ۱۸ جون ۱۹۶۸ء کے ایک خط سے اقتباس پیش ہے:

> ۱۵ سال قبل کوریا میں کوئی مسلمان نہ تھا۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس ملک میں ۳ ہزار سے زائد کوریائی مسلمان ہیں۔ جن میں ایک صد سے زائد تعداد کالجوں اور یونی ورسٹیوں کے طلبہ کی ہے، جب کہ بقیہ بیش تر پروفیسر، ٹیچر، ڈاکٹر، انجینیر، تاجر،

قرطبہ کریک ویلی گوادر کی شاندار کامیابی کے بعد احباب ڈویلپرز اب پیش کرتے ہیں
گوادر میں دوسرا منصوبہ قرطبہ کریک ایگرو فارمز گوادر (ایکڑ سکیم)
اک خواب جس کو تعبیر ملی
قرطبہ کریک
ایگرو فارمز گوادر (ایکڑ سکیم)
Gwadar
FARM HOUSES OF 1&2 ACRES
تحصیل گوادر میں کوسٹل ہائی وے اور جیوانی روڈ سے متصل موضع (ذبارڈن)
پہلے آیئے پہلے پایئے!
قیمت -/850,000 فی ایکڑ (4000 Sq/yd)
بکنگ -/150,000 روپے فی ایکڑ
بقایا رقم 4 سال کی 16 آسان سہ ماہی اقساط میں
30 ستمبر 2005ء تک بکنگ کروانے والے احباب کو -/100,000 روپے فی ایکڑ کی خصوصی رعایت۔
تحریک اسلامی سے وابستہ افراد کا با اعتماد ادارہ
احباب ڈویلپرز
Marketing Office: Weal House, Faiz Road, Muslim Town Lahore.
Ph: +92-42-5846830, 5847708 Fax: +92-42-5846831
Mob: 0300-4007661 Saudia Office: +966-504398159
Website: qurtabacreekvalley.com Email: info@qurtabacreekvalley.com

RIGHT CLICK

JoJo®

We Make Children Happy

- **BUBBLES**
- **SWEETS**
- **TOFFEES**
- **SNACKS**

Head Office :
86-A, S.I.E. # 1, Gujranwala.
Tel : 0431-257794, 257796
Fax : 0431-257795
E-mail : jojogfi@yahoo.com
Web Address : www.gfi-jojo.com

Factory Office :
53-54 A, S.I.E. # 2, Gujranwala.
Tel : 0431-284791-95
Fax : 0431-284796

Designed by: pixels 0431-343847
Produced by: Kamal Yellow Pages

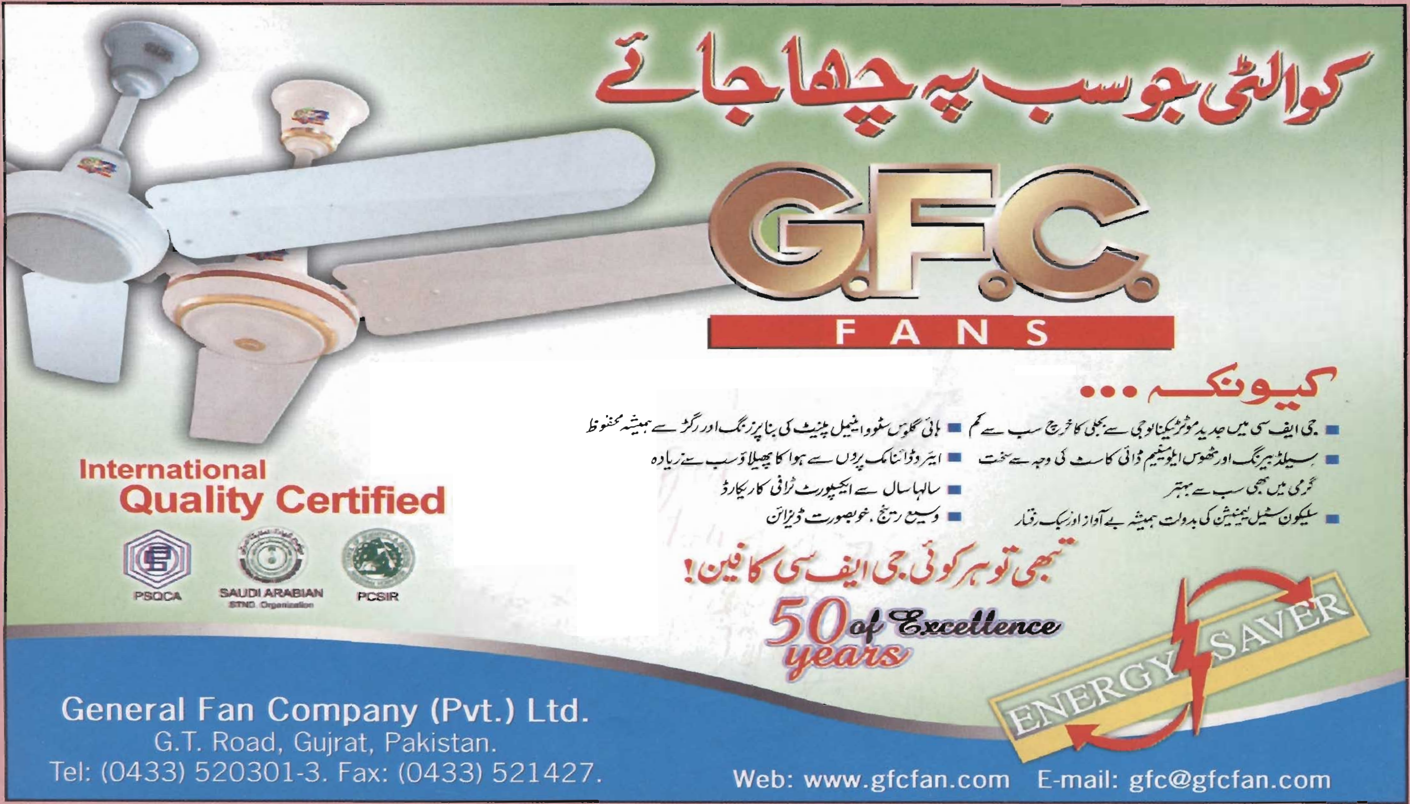

کوالٹی جو سب پہ چھا جائے
G.F.C.
FANS
کیونکہ ...
جی ایف سی میں جدید موٹر ٹیکنالوجی سے بجلی کا خرچ سب سے کم
ہائی گلوس سٹوو اینیمل پینٹ کی بنا پر زنگ اور رگڑ سے ہمیشہ محفوظ
سیلڈ بیرنگ اور ٹھوس ایلومینیم ڈائی کاسٹ کی وجہ سے سخت گرمی میں بھی سب سے بہتر
ایئر وڈائنامک پروں سے ہوا کا پھیلاؤ سب سے زیادہ
سالہا سال سے ایکسپورٹ ٹرافی کا ریکارڈ
سیکون سٹیل لیمنیشن کی بدولت ہمیشہ بے آواز اور یک رفتار
وسیع رینج، خوبصورت ڈیزائن
تبھی تو ہر کوئی جی ایف سی کا فین!
50 years of Excellence
ENERGY SAVER
International Quality Certified
PSQCA
SAUDI ARABIAN STND. Organization
PCSIR
General Fan Company (Pvt.) Ltd.
G.T. Road, Gujrat, Pakistan.
Tel: (0433) 520301-3. Fax: (0433) 521427.
Web: www.gfcfan.com E-mail: gfc@gfcfan.com
BLAZE

learning
for leadership
foundation
for every career

FSc, ICS, FA, BA, BSc, ICom, BCom

more than
1200
scholarships
worth Rs 6.3 crore

100%
Tuition Fee waiver for students securing 80% or more marks

Separate Classes for Boys & Girls

- Distinguished Faculty
- Quality Education
- Value Orientation
- Personality Development
- Character Building
- Relief from Home Tuition
- Latest P-IV Computer Labs
- Fully Equipped Science Labs
- Extracurricular Activities
- Learning Environment
- Career Counseling
- Online Progress Reports
- Inter Campus Transfer Facility
- Science Exhibitions
- Debate Competitions
- Recognized Programs
- Regular Parents-Teachers Meetings
- Air-Conditioned Classrooms
- Innovative Teaching Methodology

Dr Hasan Sohaib Murad
Vice Chairman, Leadership Foundation

LEADERSHIP COLLEGE

111 00 00 81 | info@lc.edu.pk | www.lc.edu.pk

Lahore
25-Ali Block
New Garden Town
Tel: 042-5888727-8
Fax: 042-5863049

Multan
Opposite Sabzazar Colony
Main Bosan Road
Tel: 061-521664, 521537
Fax: 061-522951

Sialkot
Ali Building
Khadim Ali Road
Tel: 052-3564101-2
Fax: 052-3559026

Rawalpindi
C-47, Satellite Town
Sadiqabad Road
Near Chandni Chowk
Tel: 051-4421114, 8001911
Fax: 051-4421114

Future Visions

سرکاری افسران اور ایک ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جج ہیں۔

آج کوریا میں مسلمان مرد و خواتین کی تعداد ۵۰ ہزار سے زائد ہے، جس میں بیش تر ایسے باشعور تعلیم یافتہ افراد ہیں جنھوں نے اسلام کی تعلیمات سے متاثر ہوکر خلوصِ دل سے اسلام قبول کیا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس ملک میں قبولِ اسلام کا رجحان تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔

لوگوں کے تیز رفتاری سے قبولِ اسلام کا تقاضا تھا کہ جلد از جلد ایک مسجد تعمیر کرلی جائے۔ چنانچہ میرے نام ۱۹۶۲ء کے خط کے مطابق، دارالحکومت سیول میں مسجد کی تعمیر ایک باقاعدہ منصوبے اور ڈیزائن کے تحت شروع کردی گئی اور مجھے زیرتعمیر مسجد کی چند تصاویر بھی بھیجی گئیں جس میں خود کوریا کے ہر طبقے کے مسلم افراد کے علاوہ، مختلف ممالک کے مسلمانوں نے بھی دل کھول کر مالی تعاون کیا۔ میں نے بھی ۱۹۶۸ء میں مختلف سرکاری مراحل طے کرکے ۱۲ ڈالر کی رقم بنک ڈرافٹ کے ذریعے ارسال کی جس کی رسید کوریا مسلم فیڈریشن کے لیٹرہیڈ پر پریذیڈنٹ، سیکرٹری جنرل اور ڈائرکٹر جنرل کے دستخطوں کے ساتھ مجھے ملی جو میرے ریکارڈ میں موجود ہے۔ ان دنوں ایک امریکی ڈالر ساڑھے چار روپے کے برابر تھا۔ بہرحال سیول میں وسیع رقبے پر ایک خوب صورت اور عالیشان مسجد تعمیر ہوئی۔ ۱۹۹۵ء تک پانچ شہروں میں مزید پانچ خوب صورت مساجد تعمیر ہوچکی تھیں۔ اُن سب کی تصاویر میرے پاس موجود ہیں۔ یقیناً اس کے بعد بھی مزید مساجد کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہوگا۔

یہ ہے ایک غیرمسلم ملک میں مضبوط بنیادوں پر، اشاعت اسلام کی تیز رفتاری کی ایک معمولی جھلک!

الحمدللہ، اس طرح سے مجھے بہت سے غیرملکی افراد اور اداروں سے مراسلت اور ترسیلِ لٹریچر کا موقع ملا۔ ان میں بحرالکاہل کے جزائر فجی، نیوزی لینڈ، براعظم آسٹریلیا، تائیوان اور بحراوقیانوس کے جزائر ماریشس، ویسٹ انڈیز اور افریقہ کے مختلف ممالک شامل ہیں۔ اگر کوئی فرد مذکورہ ممالک میں اشاعتِ اسلام کے مختلف مراحل پر تحقیق کرنا چاہے تو اس کے لیے وافر لوازمہ موجود ہے۔

امریکی جیلوں میں دعوتی کام

گذشتہ ۲۵ سال سے زائد عرصے سے بذریعہ مراسلت اور ترسیل اسلامی لٹریچر، میں انفرادی طور پر خالصتاً رضاے الٰہی کے جذبے سے، امریکی جیلوں میں دعوتِ دین کا کام بھی کر رہا ہوں۔

امریکی جیلوں میں دراصل میرے کام کرنے کا سبب اسلامک پبلی کیشنز بنا۔ اس ادارے کی انگریزی مطبوعات کسی نہ کسی ذریعے سے نہ صرف امریکی جیلوں میں پہنچتی رہی ہیں، بلکہ دنیا کے دیگر ملکوں میں بھی۔ چنانچہ جس شخص کے پاس اس ادارے کی انگریزی زبان کی کوئی اسلامی کتاب پہنچی، اُس نے اس ادارے کو خط لکھا کہ وہ نومسلم ہے اور اُس نے جیل میں اسلام قبول کیا ہے اور وہ اسلام کو مزید سمجھنا چاہتا ہے۔ اُسے جیل کے پتے پر کوئی اسلامی کتاب بھیجیں، یا وہ غیرمسلم ہے اور جیل کے ایک مسلمان ساتھی کے ذریعے آپ کے ادارے کی فلاں کتاب مطالعے میں آئی ہے، جس کی وجہ سے وہ اسلام کو مزید سمجھ کر قبول کرنا چاہتا ہے۔ لہٰذا، اُس کے پتے پر کوئی موزوں کتاب بھیجی جائے، یا میں اس جیل میں کافی عرصے سے قید ہوں اور میں خود صوم وصلوٰۃ کا پابند ہوں اور اس جیل میں بڑی تعداد میں اور بھی مسلمان قید ہیں۔ ضرورت ہے کہ اُنھیں اسلام کی زیادہ سے زیادہ تعلیمات سے آراستہ کیا جائے۔ لہٰذا، اس پتے پر اُسے اسلامی لٹریچر ارسال کیا جائے۔

کوئی ۳۰ سال قبل میں وقتاً فوقتاً کتب کی خریداری کے لیے اسلامک پبلی کیشنز کے دفتر واقع شاہ عالم مارکیٹ لاہور آتا جاتا رہتا تھا۔ ابتدا ہی سے تجسس میرے مزاج کا حصہ رہا ہے، چنانچہ بیرون ممالک سے آئی ہوئی ڈاک بھی میرے لیے باعث دل چسپی تھی۔ میرے پوچھنے پر پتا چلتا کہ یہ کسی امریکی جیل سے آتی ہے۔ اسلامک پبلی کیشنز والوں نے بتایا کہ وہ اِن خطوط کو ضائع کر دیتے ہیں کیونکہ ادارے کی پالیسی کے تحت وہ کوئی کتاب بلاقیمت کہیں ارسال نہیں کرسکتے۔ لہٰذا، میں نے ان سے گزارش کی کہ ایسی ڈاک میرے لیے رکھ لیا کریں۔ میں یہ خطوط ارسال کرنے والے قیدیوں سے خود رابطہ قائم کروں گا اور ادارے سے اسلامی لٹریچر خرید کر انھیں ارسال کروں گا۔ اس طرح امریکی جیلوں میں دعوت کے کام کا آغاز ہوا۔ اس عرصے میں جیلوں میں قید سیکڑوں امریکی قیدیوں سے میرا تعلق قائم ہوا، اور میں نے اُن کو خطوط لکھے اور اُن کو اسلامی لٹریچر بھیجا۔

بیش تر قیدی جو جیل سے باہر کی زندگی میں غیرمسلم تھے وہ اچھے پڑھے لکھے تھے، لیکن

بے مقصد زندگی کی وجہ سے وہ کسی جرم میں ملوث ہو گئے، بعدازاں جب جیل میں اسلامی شعائر کے پابند کسی مسلمان قیدی کو دیکھا، تو اُن کے دل میں تحریک ہوئی کہ وہ اسلام کے بارے میں تحقیق کریں۔ چنانچہ اسلامی شعائر کے پابند کسی مسلمان قیدی سے جب کسی غیر مسلم قیدی کو سادہ رہن سہن اور اسلام کی فطری تعلیمات میں معاشرتی زندگی کا ایک خوب صورت تصور نصیب ہوا، تو اب اُس نے یہ ضروری خیال کیا کہ کوئی شخص یا ادارہ اُس کی صحیح رہنمائی کرے۔ لہٰذا، جس قیدی کو کسی دوسرے قیدی کے ذریعے اسلامک پبلی کیشنز کی کوئی کتاب میسر آئی، اُس نے اُسے خط لکھ دیا کہ وہ نومسلم یا غیر مسلم ہے اور اسلام کو سمجھنا چاہتا ہے، اس لیے اسے اسلامی لٹریچر بھیجا جائے۔

ایک بات جوان قیدیوں کے خطوط میں مشاہدے میں آئی ہے وہ ہمارے ملک کی جیلوں کے قیدیوں سے بالکل مختلف ہے۔ ہمارے ملک کی جیلوں کے اکثر قیدی بلاشبہہ کسی جرم کے مرتکب ہونے کے ساتھ معمولی تعلیم سے بھی عاری ہوتے ہیں، چہ جائیکہ اُن سے یہ توقع رکھی جائے کہ وہ اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کرنے والے ہوں، جب کہ امریکی قیدی جن کے ساتھ میرا تعلق قائم ہوا ہے بلااستثنا اچھی سوچ وفکر کے مالک اور اُن کا ہینڈ رائٹنگ بھی اچھا ہوتا ہے۔ میں چاہوں گا کہ قارئین کو یہاں بعض قیدیوں کے کام سے متعارف کراؤں۔

میرا سب سے زیادہ تعلق ڈلاویر ریاست کی سمرنا (Smyrna) جیل سے اب تک چلا آرہا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اس جیل میں ہمیشہ مسلمان قیدیوں کی کافی تعداد موجود رہی ہے۔ جیل سے ملحق ایک مسجد الزمر کے نام سے موجود ہے، جس کے امام عبدالرحمٰن ہیں۔ میرا ان سے تعلق قائم ہوا اور مراسلت رہی ہے اور میں اُنھیں اسلامی لٹریچر بھی بھیجتا رہا ہوں۔ امریکی جیلوں میں وارث دین محمد کی جماعت ''نیشن آف اسلام'' کے پیروکار بھی ہوتے ہیں جو بعض مخصوص نظریات کی حامل نسلی تعصب کی بنیاد پر قائم کی گئی تنظیم ہے، جس کا اسلام کی حقیقی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں۔ سیاہ فام امریکیوں میں اس کی دعوت اپنے اندر کافی کشش رکھتی ہے، جب کہ یہ خود بھی سیاہ فام ہیں۔ ایسے میں یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ وہاں دعوت کا کام کتنا مشکل ہوگا؟

محترم عبدالرحمٰن کے ایک خط سے، جو اُنھوں نے یکم مئی ۱۹۸۸ء مطابق ۱۵ رمضان ۱۴۰۸ھ کو تحریر کیا اور جو پانچ صفحات پر مشتمل ہے، معلوم ہوتا ہے کہ اُن سے میرا تعلق ۱۹۸۲ء میں قائم ہوا

اور مجھ سے مراسلت سے قبل وہ عام قیدیوں ہی کی طرح تھے، لیکن خوب ذہین، تاہم یہ معلوم نہیں کہ انھوں نے اسلام کب قبول کیا۔

عموماً وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور خوش خط عربی سے اپنے خطوط کا آغاز کرتے ہیں اور اپنے خطوط میں الحمدللہ، اللہ کا شکر کا بار بار استعمال کیا ہے۔ ان کے ذریعے کئی غیرمسلم امریکیوں کو قبولِ اسلام کی نہ صرف سعادت نصیب ہوئی، بلکہ صحیح اسلامی زندگی اپنانے کی بھی۔ بیش تر خطوط انھوں نے جمعہ کے روز اور خطبۂ جمعہ دینے کے بعد لکھے ہیں اور ان تمام خطوط سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا علم وفہم دین صحیح ہے، جس کا کسی امریکی جیل کے ایک نومسلم قیدی سے تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اُن کے خطوط سے ہی میں معلوم کرسکا ہوں کہ ایک مرتبہ میں نے اُنھیں Towards Understanding Islam کے چھے نسخے بھیجے تھے جن سے انھوں نے نہ صرف خود استفادہ کیا، بلکہ نومسلم قیدیوں کو بھی صحیح اسلامی تعلیم سے متعارف کرایا۔ تفہیم القرآن کے انگریزی ترجمے کی جلد اول، سوم، ہفتم، اور ہشتم بھی اُنھیں بھیجی تھیں جو اُنھیں موصول ہوئیں اور ان سے خوب استفادہ کیا گیا۔

امریکی جیل کا یہ قیدی مجھے ایک خط میں لکھتا ہے کہ:

> مجھے اسلام میں پانچ فقہی مسالک کا علم ہے۔ لیکن اس جیل میں دعوت کے کام کے لیے میرے لیے Towards Unerstanding Islam بہترین کتاب ثابت ہوئی ہے اور میں اسے زیادہ سے زیادہ تقسیم کرتا رہتا ہوں۔

میرے پاس ان کے جتنے بھی خطوط ہیں، وہ ایمان تازہ کرنے والے ہیں، کیونکہ ہر خط میں انھوں نے ایک یا دو افراد کے قبولِ اسلام کی سعادت حاصل کرنے کا تذکرہ کیا ہے۔ ایک خط سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہاں سزاؤں کے بارے میں مختلف قوانین ہیں۔ ایک قیدی کے بارے میں انھوں نے لکھا کہ اُسے ۴۵ سال کی سزا ہوئی ہے مگر میں اس کوشش میں ہوں کہ وہ کم ہوجائے اور مجھے امید ہے کہ وہ کم ہوکر صرف چھے سال رہ جائے گی۔

چونکہ امریکا میں قید کی سزاؤں کے بارے میں مختلف قوانین ہیں، جن میں جیل کے حکام کی طرف سے نیک چلنی کی وقتاً فوقتاً رپورٹوں کے باعث سزا میں تخفیف بھی ہوسکتی ہے۔ پھر ایک

جیل سے کسی دوسری جیل میں بھی منتقل کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ بعض قیدی جو سزا میں تخفیف کے باعث رہا ہو جاتے ہیں، رہائی کے بعد اُن سے مراسلت ختم ہو جاتی ہے۔

سمرنا جیل کے امام سے مراسلت اور ان کے ذریعے جیل میں دعوتِ دین اور قبولِ اسلام سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ امریکی جیلیں، جیلیں نہیں بلکہ متلاشیِ حق کے لیے قبولِ حق کی سعادت کا سرچشمہ ہیں۔ میرے سامنے اس عرب قیدی کی جیل کے ایک سفید فام نومسلم قیدی عبداللہ کا خط ہے، جو اُس نے مجھے میرے خط مورخہ ۲۷ جون ۲۰۰۳ء کے جواب میں مورخہ ۹ جولائی ۲۰۰۳ء کو لکھا۔ اپنے خط کے ساتھ اُس نے چند سیاہ فام قیدیوں کے ساتھ اپنی تصویر بھی بھیجی ہے جس میں اُس نے اپنے ہاتھ میں قرآن پاک کے انگریزی ترجمے کا نسخہ تھام رکھا ہے۔

اُس نے اپنے خط میں قبولِ اسلام کی کوئی تفصیل نہیں بتائی کہ اُس نے اسلام کیسے قبول کیا، صرف اتنا لکھا ہے کہ ۱۹۹۴ء میں جیل میں ہی اُس نے اسلام قبول کیا۔ خط لکھتے وقت اُس نے اپنی عمر ۳۲ سال لکھی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے ۲۳ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ وہ کسی امریکی بنک پر ڈکیتی کے جرم میں گرفتار ہے، اور لکھتا ہے کہ اس کی جیل میں ڈیڑھ سو سے زائد مسلمان قیدی ہیں اور اُن میں اچھے اور برے دونوں طرح کے ہیں۔

اپنے خاندان کے بارے میں لکھتا ہے کہ اُس کا باپ کافر ہے، اس کے علاوہ اُس کا اور خاندان نہیں۔ دین سے اپنے شغف کے بارے میں اُس نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ اس نے قرآن کریم کی ۳۸ سورتیں حفظ کرلی ہیں، جب کہ اپنے خطوط کی ابتدا بھی وہ عربی میں تحمید وصلوٰۃ سے کرتا ہے۔ حیرانی ہوتی ہے کہ اُس نے نو سال کی قید کے دوران اسلام کا کتنا علم حاصل کیا ہے اور اپنی زندگی کو اسلام میں کتنا ڈھال لیا ہے، جو ہم آزاد زندگی میں بھی نہیں کر پاتے۔ وہ لکھتا ہے کہ اس نے احادیث، فقہ، تفسیر، علوم القرآن، اسلامی تاریخ اور تجوید پر وسیع مطالعہ کر رکھا ہے۔

اس وقت میرے سامنے ریاست اوہائیو کے ایک قیدی عبدالغفار کے ۱۹۹۷ء تا ۱۹۹۹ء کے پانچ خطوط ہیں جس نے جیل میں اسلام قبول کیا۔ ایک خط میں، مَیں نے اُسے لکھا کہ جیل میں آنا اُس کے لیے باعث رحمت ہوا۔ اُس نے جواباً لکھا کہ واقعتا ایسا ہی ہے۔ کیونکہ مجھ سے مراسلت نے اُسے وارث دین محمد کی ''نیشن آف اسلام'' سے بچا لیا۔ اُس کی تحریر بڑی عمدہ ہے اور

عربی لکھنا بھی سیکھ لیا ہے۔ اپنی والدہ اور اپنے چار بچوں، سب کو ان شاءاللہ اسلام میں داخل کرے گا۔ اس کے چار بچے جیل میں آنے سے قبل اور بغیر کسی باقاعدہ شادی کے ہیں، لیکن وہ اُن کو اپنی اولاد کہتا اور سمجھتا ہے۔ بڑی اولاد بیٹی ہے جس کی عمر ۱۸ سال ہے۔ اولاد میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے اور جیل سے اُن کو دعوتِ دین دے رہا ہے۔

میری مراسلت کئی سو قیدیوں پر محیط ہے۔ ان میں بیش تر سیاہ فام ہیں اور چند ایک گورے امریکی اور ایک خاتون قیدی بھی ہے۔ اگرچہ امریکا میں جرائم کا رجحان بڑھ رہا ہے لیکن میرے رابطے میں آنے والے قیدیوں میں سے کوئی بھی جنسی جرائم میں ملوث نہیں۔ بیش تر ڈکیتی، قتل اور لڑائی جھگڑے اور دنگا فساد کے الزامات کے تحت قید ہیں۔ مجھ سے مراسلت، فراہمی لٹریچر اور اس کے مطالعے نے ان پر مثبت اثرات مرتب کیے اور سبھی کو اسلام کا ایک اچھا مبلغ بنا دیا۔

شروع میں دینیات، اسلام و جاہلیت، شہادت حق کے انگریزی تراجم، انگریزی رسالے امپیکٹ، برطانیہ اور ریڈیئنس، بھارت کے منتخب مضامین بڑے کارآمد رہے ہیں، بعد میں ذہنی رجحان کے مطابق مذہبی اور سیاسی مواد بھی بھیجا جاتا رہا ہے۔ قیدیوں سے میرے رابطے کی ایک صورت اسلامک پبلی کیشنز تھی۔ پہلے اسلامک پبلی کیشنز کے ہاں خطوط کے ذریعے لٹریچر کی مانگ اور دعوتی کتب کی طلب ہوتی رہی ہے لیکن اب وہ بتاتے ہیں کہ کوئی خط نہیں آتا۔

افسوس ہے کہ جیل سے رہائی کے بعد قیدیوں نے مراسلت کا سلسلہ بند کر دیا لیکن سیکڑوں کی تعداد میں جو قیدی رہا ہوئے وہ سبھی نومسلم تھے اور مجھ سے مراسلت نے اُن میں انقلاب برپا کر دیا، امید ہے کہ اب وہ امریکی معاشرے میں یقیناً ایک عمدہ کردار کے مالک ہوں گے۔

امریکی جیلوں کے علاوہ افریقی ممالک میں بہت زیادہ دعوت کے کام کی ضرورت ہے۔ اس دائرے میں بھی میرا وسیع تجربہ ہے۔ ابھی زمبیا (Zambia) میں بھی مَیں نے ایک عیسائی نومسلم کے ذریعے دعوت کا کام شروع کیا ہے۔ جہاں تک اندرونِ ملک جیلوں میں دعوت کے کام کا سوال ہے، میری رائے میں تحریک اسلامی کے لیے وسیع میدان موجود ہے۔ مقامی جماعت کی یہ سوچ اور فکر ہونی چاہیے کہ جیلوں میں قید افراد سے مسلسل رابطہ رکھا جائے، اُن کے بارے میں یہ معلوم کیا جائے کہ اُن میں سے کون سا فرد کتنی تعلیم اور صلاحیت کا مالک ہے، لہٰذا اُس کی سوچ کو